العلل فی النحو

مرتب:

اویس الرحمن شجاع آبادی

افادات:

از مولانا مدثر لطیف اثری

ناشر: امام سیبویہ نحوی اکیڈمی پاکستان

اَلْعِلَلُ فِیْ النَّحْوِ

ترتیب: اویس الرحمٰن شجاع آبادی

افادات: از مولانا مدثر لطیف اثری

سوال اس علم کا نام نحو کیوں رکھا گیا ہے؟

جواب اس علم کا نام "نحو" رکھنے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب ابوالاسود دئلی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے اصول وضوابط کا مجموعہ ان کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا (مَا اَحْسَنَ هٰذَا النَّحْوَ الَّذِیْ قَدْ نَحَوْتَ) تو چونکہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان اصول وضوابط کے لئے لفظ "نحو" استعمال کیا شاید اسی بنا پر اس علم کا نام نحو رکھا گیا ہے۔

سوال "لفظ" کو لفظ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ لَفَظَ یَلْفِظُ لَفْظًا سے مصدر ہے اور لفظ کے معنی ہیں پھینکنا اور اس کی جمع الفاظ آتی ہے تو چونکہ انسان بھی اپنی بات کو منہ سے باہر نکالتا ہے اس لئے ان کو بھی الفاظ کہتے ہیں۔

سوال "مفرد" کو مفرد کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ اَفْرَدَ یُفْرِدُ اِفْرَادً سے مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے۔ الگ کیا ہوا تو چونکہ یہ صرف ایک ہی الگ معنی پر دلالت کرتا ہے اس لیے اسے مفرد کہتے ہیں۔

سوال "مرکب" کو مرکب کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ رَکَّبَ یُرَکِّبُ تَرْکِیباً سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی ہے جڑا ہوا، ملایا ہوا تو چونکہ اس میں بھی دو یا دو سے زائد کلموں کو ملا کر جوڑا جاتا ہے اس لئے اسے مرکب کہتے ہیں۔

سوال ہم مفرد کو مرکب سے پہلے ذکر کیوں کرتے ہیں؟

جواب اس لئے کہ مفرد اصل ہے اور مرکب فرع ہے۔ اس لیے مفرد کی معرفت پر ہی موقوف

ہے اس لئے مفرد کو پہلے ذکر کرتے ہیں۔

سوال مفرد کی تین قسمیں اسم، فعل، حرف ہیں مفرد کی یہ تین قسمیں ہی کیوں ہیں؟

جواب اس کی دو وجوہات ہیں۔

(۱) کوئی بھی کلمہ اپنے معنی پر دلالت کرے گا یا نہیں کرے گا۔ اگر اپنے معنی پر دلالت کرے گا تو پھر اس میں کوئی زمانہ پایا جائے گا یا نہیں پایا جائے گا۔ اگر زمانہ نہ پایا جائے تو اسم ہوگا اور اگر زمانہ پایا جائے تو فعل ہوگا اور اگر اپنے معنی پر دلالت ہی نہ کرے تو حرف ہوگا اس وجہ سے مفرد یعنی کلمہ کی تین قسمیں بن سکتی ہیں، چوتھی نہیں بن سکتی۔

(۲) دوسری وجہ یہ کہ کلمہ ذات پر دلالت کرے گا یا وصف پر یا ربط پر دلالت کرے گا اگر ذات پر دلالت کرے تو اسم، اگر ربط پر دلالت کرے تو حرف ہوگا۔ اس لحاظ سے بھی کلمہ کی تین ہی قسمیں بن سکتی ہیں۔

سوال ''اسم'' کو اسم کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ لفظ ''اسم'' سَمَا يَسْمُوْا سُمُوًّا سے ناقص واوی سے مشتق ہے یا سُمُوٌّ سے جس کا معنی ہے ''بلند ہونا'' اسم کو بھی اسم اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنے مسمّی کیلئے رفعت اور بلندی کا سبب ہوتا ہے اور اس لئے بھی کہ اسم اپنے مد مقابل دو قسموں سے بلند ہوتا ہے بلندی کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

(۱)......اسم مسند اور مسند الیہ دونوں بن سکتا ہے جبکہ فعل صرف مسند اور حرف کچھ بھی نہیں بنتا۔

(۲)......دو اسموں سے مل کر کلام بن جاتی ہے۔ جبکہ دو فعلوں اور دو حرفوں سے مل کر کلام نہیں بنتی۔

(۳)......فعل اشتقاق میں اسم کا محتاج ہے اور حرف اپنے معنی پر دلالت کرنے میں دونوں کا محتاج ہے لہذا محتاج الیہ اونچا اور بلند ہوتا ہے۔

نوٹ: بعض لوگ اسم کو سُمُوٌّ کے بجائے وَسْمٌ سے مشتق مانتے ہیں لیکن راجح مؤقف اوپر والا ہی ہے۔

سوال ''کلمہ'' کو کلمہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب کلمہ کی اصل میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ مستقل لفظ ہے اور بعض کے نزدیک یہ کَلْمٌ

سے مشتق ہے جس کا معنی ہے زخم لگانا بعض کلمات کی تاثیر اس قدر ہوتی ہے کہ تلوار سے بھی زیادہ زخم لگاتے ہیں اور بسا اوقات زبان کا گھاؤ تیر و تلوار سے بھی زیادہ دیرپا ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے (طَعْنُ اللِّسَانِ اَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ السِّنَانِ) یعنی زبان کا زخم نیزے کے زخم سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا۔

بات جو زبان سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

سوال مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں کیا جملہ اور کلام میں بھی فرق ہے؟

جواب نحاۃ میں سے بعض جملہ اور کلام میں فرق کے قائل نہیں اور وہ دونوں کو مترادف قرار دیتے ہیں۔ جبکہ بعض نحاۃ فرق کے قائل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کلام میں ایسا فائدہ ہونا ضروری ہے جس پر سکوت کرنا صحیح ہو جبکہ جملے میں یہ ضروری نہیں ہے جیسے اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ (البقرۃ:۱۴۷) اس میں اَحْبَبْتَ جملہ ہے کلام نہیں با الفاظ دیگر ہر کلام جملہ ہوتا ہے لیکن ہر جملے کیلئے کلام ہونا ضروری نہیں۔

سوال "مُبَیِّنَۃٌ" کو مُبَیِّنَۃٌ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنٌ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے وضاحت کرنا کسی چیز کو کھول کر بیان کرنا تو چونکہ یہ بھی سابقہ جملے کی وضاحت کرتا ہے اس لئے اسے مُبَیِّنَۃٌ کہتے ہیں۔

سوال "مُعَلِّلَۃٌ" کو معللۃ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ عَلَّلَ یُعَلِّلُ تَعْلِیْلٌ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی ہے کسی چیز کی علت یعنی سبب بیان کرنا تو چونکہ یہ بھی سابقہ جملے کی علت یعنی سبب بیان کرتا ہے اس لئے اسے معللہ کہتے ہیں۔

سوال "مُعْتَرِضَۃٌ" کو معترضۃ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ اِعْتَرَضَ یَعْتَرِضُ اِعْتِرَاضٌ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے بے

جوڑ واقع ہوتا تو چونکہ یہ بھی دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہوتا ہے اس لئے اس کو معترضہ کہتے ہیں۔

سوال "مُسْتَانِفَۃٌ" کو مستانفہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ اِسْتَانَفَ یَسْتَانِفُ اِسْتِینَافاً سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔جس کا معنی ہوتا ہے ابتداء کرنا شروع کرنا وغیرہ تو چونکہ اس سے بھی نئی کلام شروع ہوتی ہے اس لئے اسے مستانفہ کہتے ہیں۔

سوال "حَالِیَّۃٌ" کو حالیہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ حَالَ یُحَالُ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا معنی ہوتا ہے حال وکیفیت بیان کرنا تو چونکہ یہ بھی سابقہ جملے کی حالت وکیفیت بیان کرتا ہے اس لئے اسے حالیہ کہتے ہیں۔

سوال "مَعْطُوْفَۃٌ" کو معطوفہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ عَطَفَ یَعْطِفُ عَطْفًا سے اس فاعل کا صیغہ ہے جس کا لفظی مطلب ہوتا ہے موڑنا تو چونکہ اس میں بھی دوسرے جملے کو پہلے کے اوپر عطف ہوتا ہے اس لئے اسے معطوفہ کہتے ہیں۔

سوال "جامد" کو جامد کیوں کہتے ہیں؟

جواب جامد کا مطلب ہوتا ہے جما ہوا تو چونکہ نہ خود یہ کسی کلمے سے بنتا ہے اور نہ اس سے کوئی کلمہ بنتا ہے اس لئے اسے جامد کہتے ہیں۔

سوال "مصدر" کو مصدر کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ صَدَرَ یَصْدُرُ سے اسم ظرف کا صیغہ ہے یعنی "نکلنے کی جگہ" تو چونکہ اس سے بھی بہت سے اسماء اور افعال نکلتے ہیں اس لئے اسے مصدر کہتے ہیں۔

سوال "مُشْتَق" کو مشتق کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ باب افتعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے "بنایا ہوا" تو چونکہ یہ مصدر سے بنایا جاتا ہے اس لئے اسے مشتق کہتے ہیں۔

سوال مادہ کے اعتبار سے اسم کی یہ تین قسمیں (جامد، مصدر، مشتق) ہی کیوں ہیں

جواب اس کی بھی دو وجوہات ہوسکتی ہیں لفظی اور معنوی

(۱) لفظی اعتبار سے اس کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کو دیکھا جائے گا کہ آیا وہ کسی دوسرے لفظ سے نکلا ہوا ہے یا نہیں یا اس سے کوئی دوسرا لفظ نکلتا ہے یا نہیں، اگر وہ کسی دوسرے لفظ سے نکلا ہو تو مشتق ، اگر اس سے کوئی دوسرا لفظ نکلتا ہو تو یہ مصدر اور اگر یہ مشتق نہ ہوں تو جامد ہوگا۔ اس لئے مادہ کے اعتبار سے اسم کی چوتھی قسم بن ہی نہیں سکتی۔

(۲) معنی کے اعتبار سے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے معنی کو دیکھا جائے اگر وہ صرف ذات پر دلالت کرے تو جامد، اگر صرف معنی (وصف) پر دلالت کرے تو مصدر اور اگر وہ ذات اور وصف دونوں پر دلالت کرے تو مشتق ہوگا اس اعتبار سے بھی تین قسمیں بنتی ہیں۔

سوال ''جمع مکسر'' کو مکسر کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ کَسَّرَ یُکَسِّرُ تَکْسِیْرًا سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے ''ٹوٹا ہوا'' تو چونکہ واحد سے جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ ٹوٹ جاتا ہے اس لئے اسے جمع مکسر کہتے ہیں۔

سوال ''جمع سالم'' کو سالم کیوں کہتے ہیں؟

جواب سالم یہ سَلِمَ یَسْلِمُ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہوتا ہے محفوظ ہونا تو چونکہ واحد سے جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ ٹوٹنے سے محفوظ رہتا ہے اس لئے اسے جمع سالم کہتے ہیں۔

سوال ''جمع منتھی الجموع'' کو منتھی الجموع کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ انتھی یَنْتَھِی سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے رکا ہوا۔ تو چونکہ اس سے آگے کوئی جمع مکسر نہیں بنائی جاسکتی اس لئے اسے منتھی الجموع کہتے ہیں۔

سوال ''معرفۃ'' کو معرفہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ عَرَفَ یَعْرِفُ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کی پہچان ہوجائے اسے معرفہ کہتے ہیں۔

سوال ''نکرہ'' کو نکرہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ نَکِرَ یُنْکِرُ سے اسم فاعل ہے جس کا مطلب ہوتا ہے "نامعلوم ہونا" تو جس کی پہچان نہ ہو سکے اسے نکرہ کہتے ہیں۔

سوال "معرب" کو معرب کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ اَعْرَبَ یُعْرِبُ اِعْرَابًا سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے "بدلنا" تو چونکہ معرب کے آخر میں بھی اعراب بدلتا رہتا ہے اس لئے اسے معرب کہتے ہیں۔

سوال "مبنی" کو مبنی کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ بَنٰی یَبْنِیْ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب ہوتا ہے "ایک جگہ پر برقرار رہنا" تو چونکہ مبنی کے آخر میں اعراب بدلتا نہیں ہے بلکہ ایک جگہ پر برقرار رہتا ہے اس لئے اسے مبنی کہتے ہیں۔

سوال ہم علم نحو میں معرب و مبنی کی بحث میں معرب کا ذکر پہلے کیوں کرتے ہیں؟

جواب معرب کو مبنی پر مقدم کرنے کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں۔

(۱)......معرب اشرف ہے اس لئے کہ تکلم سے غرض ہوتی ہے کہ مخاطب کو فاعل اور مفعول ومضاف الیہ کا علم ہو اور یہ غرض معرب میں ظاہری اعراب وعلامات سے حاصل ہوتی ہے بخلاف مبنی کے کیونکہ اس میں علامات ظاہر نہیں ہوتی اور جس چیز میں حصول غرض ظاہر ہو وہ افضل ہوتا ہے۔

(۲)......یا حقیقت اسم پر باقی رہتا ہے فعل وحرف سے مشابہ نہیں ہوتا۔

(۳)......معرب کی مباحث زیادہ ہیں۔ مرفوعات، منصوبات اور مجرورات وغیرہ۔

(۴) معرب پر اعراب لفظی وتقدیری دونوں آتے ہیں اور مبنی پر اعراب محلی فرعی ہے لہذا معرب اصل اور اعراب محلی فرع ہے لہذا معرب اصل ہے اس لئے معرب کو مقدم کیا۔

فائدہ: معرب کی حرکات کو رفع، نصب، جر اور جزم کہتے ہیں۔ مبنی کی حرکات کو ضمہ، فتحہ، کسرہ اور سکون کہتے ہیں۔ ضمہ، فتحہ، کسرہ دونوں کیلئے بولے جاتے ہیں۔

سوال ''عامل'' کو عامل کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ عَمَلَ یَعْمَلُ عَمْلاً سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے عمل کرنے والا تو چونکہ یہ اسم معرب کے آخر میں عمل کرتا ہے اور اعراب کو تبدیل کرتا ہے اسے عامل کہتے ہیں۔

سوال ''معمول'' کو معمول کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ عَمَلَ یَعْمِلُ عملاً سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے عمل دیا ہوا تو چونکہ اس پر عمل واقع ہوتا ہے یعنی اعراب بدلا جاتا ہے اس لئے اسے معمول کہتے ہیں؟

سوال ''منصرف'' کو منصرف کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ باب انفعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہوتا ہے پھرنا تو چونکہ منصرف کے آخر میں اعراب کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور اس پر کسرہ اور تنوین بھی آجاتی ہیں۔ اس وجہ سے اسے منصرف کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ باقی بھی مندرجہ ذیل وجوہات بیان کی گئی ہیں

(۱) یہ صَرْفٌ سے مشتق ہے جس کا معنی تغیر وتبدل تو چونکہ اسم منصرف کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے کبھی فتحہ، ضمہ، کسرہ تنوین آتے ہیں بخلاف غیر منصرف کے اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔

(۲) منصرف صریف سے مشتق ہے جس کا معنی وہ آواز جو ناک کے خیشوم سے ادا ہوتی ہے چونکہ منصرف کے آخر میں تنوین پڑھی جاتی ہے۔ جس کا مخرج خیشوم ہوتا ہے اس لئے اس کو منصرف کہتے ہیں۔

(۳) منصرف صرْف سے مشتق ہے جس کا معنی خالص، خالی ہونا۔ منصرف چونکہ اسباب منع صرف سے خالی ہوتا ہے بخلاف غیر منصرف کے اس میں اسباب منع صرف سے دو اسباب کے اہتمام ہوتا ہے۔

(۴) صَرْفٌ سے مشتق ہے اور صرف کا ایک معنی فضل اور زیادتی کا ہے جیسے صرف کلام کی زیادتی چونکہ منصرف میں بخلاف غیر منصرف کے کسرہ اور تنوین کا اضافہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو منصرف کہا جاتا ہے۔

سوال غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین کیوں نہیں آتی؟

جواب اسم غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہ آئے گی وجہ یہ ہے کہ وہ فعل کے مشابہ ہے اور فعل پر بھی کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔ جیسے فعل فاعل کا محتاج ہے جس طرح فعل مصدر کی فرع ہے اسی طرح غیر منصرف بھی منصرف کی فرع ہے۔تو یہ فعل کے مشابہ ہے۔

سوال معرفہ کی جو سات قسمیں ہیں ان میں صرف علم ہی غیر منصرف کا سبب کیوں بنتا ہے باقی کیوں نہیں بن سکتے؟

جواب معرفہ کی باقی اقسام غیر منصرف کا سبب اس لئے نہیں بنتیں کہ اسم ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول اور منادی مبنی ہیں۔ غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے معرب ہونا ضروری ہے، الف لام اور اضافت سے تو غیر منصرف بھی منصرف بن جاتا ہے۔

سوال وصف اور علم ایک اسم میں کیوں جمع نہیں ہو سکتے؟

جواب کہ علم ذات معین پر دلالت کرتا ہے اور وصف اور علم ایک اسم میں اس لئے جمع نہیں ہو سکتے کہ علم ذات معین پر دلالت کرتا ہے ابہام اور تعین دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

سوال مرکب کی تو پانچ قسمیں ہیں۔ لیکن غیر منصرف کا سبب صرف مرکب امتزاجی بنتا ہے باقی کیوں نہیں بنتے ہے؟

جواب ترکیب کی باقی قسمیں غیر منصرف کا سبب اس لئے نہیں بنتیں کہ ترکیب بنائی، صوتی اور اسنادی مبنی ہیں۔ترکیب اضافی غیر منصرف کو منصرف بنا دیتی ہے اور ترکیب توصیفی اضافی کے مشابہ ہے۔

سوال معرفہ کی سات قسموں میں سے علم ہی غیر منصرف کا سبب بنتا ہے۔تو جب ہم اسباب منع صرف بیان کرتے ہیں تو ہم علم کی بجائے معرفہ ذکر کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب اگر علم سبب بنتا ہے تو اسباب منع صرف معرفہ کی جگہ علم کہہ دیا جاتا۔معرفہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ نکرہ کی فرع ہے اور ہر سبب کسی کی فرع ہے جبکہ علم نکرہ کی فرع نہیں بلکہ نکرہ کی فرع تو معرفہ ہے۔

سوال اسم معرب کا اعراب تین طرح سے ہی کیوں آتا ہے؟

جواب اسم معرب کا اعراب تین طرح کا اس لئے ہے کہ اعراب کو جن معانی کیلئے وضع کیا گیا ہے وہ صرف تین ہیں۔

۱)فاعلیت کیلئے نصب ۲)مفعولیت کیلئے نصب ۳)اضافت کیلئے جر

سوال مرفوعات کو رفع ،منصوبات کو نصب اور مجرورات کو جر ہی کیوں دی گئی ہے؟

جواب پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ کسی بھی تعداد قلت ،خفت اور کثرت ثقل اعراب ہے اور نصب خفیف اعراب ہے

مرفوعات (۸) آٹھ ہیں اور منصوبات (۱۲) بارہ ہیں تو مرفوعات کی تعداد کم ہے اس لئے اسے ثقیل اعراب رفع دیا گیا ہے اور منصوبات کی تعداد زیادہ ہے اس لئے اسے خفیف اعراب نصب دیا گیا ہے تا کہ توازن برقرار رہے باقی جر رہ گئی تھی تو وہ مضاف الیہ کو دے دی گئی۔

سوال اعراب کی کل چھ حالتیں ہیں تین بالحرکت اور تین بالحرف اور اسماء معربہ کی نو حالتیں ہیں تو چھ اعراب کو نو حالتوں میں کیسے تقسیم کیا جاتا ہے؟

جواب اسماء میں مفرد اصل ہے لہذا اس کو اصلی اعراب بالحرکت دے دیا تثنیہ وجمع فرع ہیں ان کو اعراب فرعی دیا گیا۔تثنیہ وجمع کی عمدہ حالت رفعی ہے اس لئے تثنیہ کی رفعی حالت الف اور جمع کی رفعی حالت واو دے دی۔اس لئے کہ فعل میں دونوں فاعل مرفوع کی علامت ہیں۔جیسے ضَرَبَا ضَرَبُوا باقی حالتیں چار تثنیہ کی نصبی جری اور جمع کی نصبی جری اور اعراب صرف یا ہے تو یا جری حالت میں دونوں کو دے دی اس لئے کہ جری جری کو چاہتی ہے تو نصب کیلئے کوئی اعراب نہیں تھا اس لئے دونوں کی نصبی حالت کو جری حالت کے تابع کردیا تثنیہ جمع میں فرق کرنے کیلئے تثنیہ میں "یا" ماقبل مفتوح اور "ن" مکسور اور جمع میں "ی" کا ماقبل مکسور اور "ن" مکسور اور جمع میں "ی" کا ماقبل مکسور اور "ن" مفتوح بنادیا۔تاکہ توازن برقرار رہے اور فرق بھی ہوجائے۔

سوال ''اسم منسوب'' کومنسوب کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ نَسَبَ یَنْسِبُ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔جس کا مطلب ہوتا ہے کسی کا کسی کے ساتھ تعلق ہونا تو چونکہ اس اسم کے آخر میں ''ی'' نسبت کی لگا کر اس کا تعلق ظاہر کیا جاتا ہے اس لئے اسے اسم منسوب کہتے ہیں۔

سوال ''اسم مصغّر'' کومصغر کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہوتا ہے چھوٹا ہونا یا حقیر ہونا وغیرہ تو چونکہ اس میں بھی یائے تصغیر لاحق کر کے قلت، چھوٹائی، حقارت کے معنی لئے جاتے ہیں اس لئے اسے اسم مصغر کہتے ہیں۔

سوال ''رفع'' کورفع کیوں کہتے ہیں؟

جواب رفع کو رفع اس لئے کہتے ہیں کہ رفع کا معنی بلند اور اٹھانا، ادائیگی کے وقت ہونٹ اوپر کو اٹھتا ہے یا یہ مرتبے میں اپنی قسموں سے بلند ہے کیونکہ یہ کلام میں عمدہ کا علم ہے۔

سوال ''نصب'' کونصب کیوں کہتے ہیں؟

جواب نصب کا معنی ہے ''گاڑنا'' ادائیگی کے وقت ہونٹ ٹھہر جاتے ہیں یا یہ کلام میں فضلہ و نصب دیتا ہے۔

سوال ''جر'' کوجر کیوں کہتے ہیں؟

جواب جر کا معنی ہوتا ہے کھینچنا۔ادائیگی کے وقت نیچے والا ہونٹ نیچے کی طرف آتا ہے۔یا اس لئے جر کا عامل حرف جر فعل یا شبہ فعل کو اپنے مدلول کے ساتھ کھینچ کر ملا دیتا ہے۔

سوال مبتدا ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے صرف نکرہ مبتدا کیوں نہیں بنتا ہے؟

جواب اس لئے کہ وہ محکوم علیہ ہوتا ہے اور محکوم علیہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ معلوم اور معین ہو تا کہ اس پر حکم لگانا مفید ہو کیونکہ مجہول کے بارے میں خبر دینا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

سوال ''نکرہ مخصوصہ'' کو مخصوصہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب ہوتا یہ نکرہ ہی ہے لیکن اس میں وجوہ تخصیص میں کوئی وجہ پائی جاتی ہے اور البتہ افراد کے کم ہونے کی وجہ سے معرفہ کے قریب ہوتا ہے۔اس لئے اسے نکرہ مخصوصہ کہتے ہیں۔

سوال ''مبتدا'' کو مبتدا کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ باب افتعال سے اسم مفعول ہے جس کا معنی ہوتا ہے شروع کرنا تو چونکہ یہ عموماً کلام کے شروع میں آتا ہے اس لئے اسے مبتدا کہتے ہیں۔

سوال مبتدا عموماً کلام کے شروع میں ہی کیوں آتا ہے؟

جواب اس لئے کہ مبتدا محکوم علیہ ہوتا ہے اور محکوم علیہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ حکم سے پہلے موجود ہو۔

سوال خبر عموماً مبتدا کے بعد کیوں آتی ہے؟

جواب اس لئے کہ خبر محکوم بہ ہوتی ہے۔

سوال ہم علم النحو میں اکثر مرفوعات کو منصوبات سے پہلے ذکر کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب مرفوعات کو منصوبات پر مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مرفوعات اکثر عمدہ ہیں۔اکثر فضلہ ہیں اور یہ قانون ہے کہ عمدہ فضلہ پر مقدم سمجھا جاتا ہے یا مرفوعات قلیل بمنزل بسیط اور منصوبات کثیر بمنزل مرکب ہیں اور قانون ہے کہ مفرد مرکب پر مقدم ہوتا ہے۔

سوال مفعول لہ نائب الفاعل کیوں نہیں بن سکتا؟

جواب مفعول لہٗ نائب الفاعل اس لئے نہیں بن سکتا کیونکہ اس میں نصب اس کی علت ہونے کی دلیل ہے۔جب نائب الفاعل ہونے کی بناء پر نصب ختم ہوگی اس کا علت ہونا بھی ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا ضُرِبَ تَأدِیبٌ کہنا غلط ہے۔

سوال مفعول معہٗ نائب الفاعل کیوں نہیں بن سکتا؟

جواب مفعول معہٗ نائب الفاعل اس لئے نہیں بن سکتا کہ یہ واؤ معیت کے بعد آتا ہے اگر

اس کو واؤ معیت کے ساتھ نائب الفاعل بنایا جائے تو واؤ انفعال پر دلالت کرتی ہے اور جو چیز نائب الفاعل ہوگی وہ فاعل کی طرح شدت اتصال میں جز فعل کہلائے گی ۔تو لہٰذا انفعال اور انفصال کا جمع ہونا معلوم نہیں ہوگا ۔اس لئے جیئی الحَیَات یا جیئی و الحَیَات کہنا غلط ہوگا ۔

سوال فاعل کو حذف کر کے مفعول کو اس کے قائم مقام کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب اس کی دو وجوہات ہیں

(۱) لفظی اغراض (۲)معنوی اغراض

(۱)لفظی اغراض:

کلام میں اختصار مقصود ہوتا ہے ۔جیسے نُظِرَ فی الاَمرِ یا شعروں کے اوزان اور اصل کو برقرار رکھنا مقصود ہوتا ہے جیسے مَنْ طابتْ سَرِیْرَتُہ حُمِدَتْ سِیْرَتُہُ

(۲)معنوی اغراض:

۱)جب فاعل مشہور ہو تو فاعل کو حذف کر دیا جاتا ہے ۔جیسے(خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا)

۲)جب فاعل کو ذکر کرنے میں کوئی فائدہ نہ ہو ۔مثلاً :وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍفَاِنْ اُحْصِرْتُمْ

۳)فاعل کو مخاطبین سے مخفی رکھنا مقصود ہو ۔جیسے سُرِقَ الْبَیْتُ

سوال شبہ مضاف کو شبہ مضاف کیوں کہتے ہیں ۔

جواب جس طرح مضاف اپنا معنی مکمل کرنے کیلئے دوسرے کی طرف مضاف ہوتا ہے ۔یہ مضاف تو نہیں ہوتا لیکن اپنے معنی کیا تمام کیلئے دوسرے کا محتاج ہوتا ہے اس لئے اسے شبہ مضاف کہتے ہیں ۔

سوال "منادیٰ" کو منادیٰ کیوں کہتے ہیں ۔

جواب یہ نادیٰ یُنَادِیْ سے مصدر ہے مُفَاعَلہ کے وزن پر ہے جس کا معنی ہے کسی کو آواز لگانا ۔تو چونکہ اس کے شروع میں حرف ندا لگا کر آواز لگائی جاتی ہے ۔اس لئے اسے منادیٰ کہتے ہیں ۔

سوال "منادیٰ مرخم" کو مرخم کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ باب تفعیل سے اسم مفعول ہے جس کا معنی ہے تخفیف کرنا تو چونکہ مناذی کے آخر میں ایک یا دو حروف کو تخفیفاً گرا دیتے ہیں اس لئے اسے مناذی مرخم کہتے ہیں۔

سوال "مفعول مطلق" کو مطلق کیوں کہتے ہیں۔

جواب اس لئے کہ اس مفعول کے ساتھ بِہٖ، معہٗ، لہٗ، فِیہِ کی قید نہیں ہوتی اس لئے مفعول مطلق کہتے ہیں۔

سوال "تمیز" کو تمیز کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ باب تفعیل سے مصدر ہے جس کا معنی ہے۔جدا کرنا اس کو بھی تمیز اس لئے کہتے ہیں کہ یہ سابقہ اسم یا کلام سے ابہام کو دور یعنی الگ کرتی ہے۔

سوال "مستثنیٰ" کو مستثنیٰ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ باب استفعال سے اسم مفعول ہے جس کا معنی ہے جدا کیا ہوا۔ الگ کیا ہوا تو چونکہ اس کو بھی حرف استثناء کے ذریعے ماقبل کے حکم سے جدا کیا جاتا ہے اس لئے اسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔

سوال "مستثنیٰ مفرغ" کو مفرغ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ باب تفعیل سے اسم مفعول ہے جس کا معنی ہے "ختم ہونا" "نہ ہونا" "فارغ ہونا" تو چونکہ اس میں مستثنیٰ منہٗ ذکر نہیں ہوتا اس لئے اسے مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں اور اسی طرح غیر مفرغ کہتے ہیں اور اسی طرح غیر مفرغ کو سمجھ سکتے ہیں۔

سوال "افعال ناقصہ" کو ناقصہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ نَقَصَ یَنْقُصُ سے اسم فاعل ہے۔جس کا معنی ہے نامکمل ہونا یہ صرف اپنے اسم پر مکمل نہیں ہوتے بلکہ ان کو خبر کی بھی ضرورت ہوتی ہے یا اس وجہ سے بھی کہ ان کی مکمل گردان نہیں ہوتی۔اس لئے ان افعال کو ناقصہ کہہ دیتے ہیں۔

سوال "افعال مقاربہ" کو مقاربہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے اس کا معنی ہے قریب کرنا تو چونکہ یہ افعال جو خبر کو فاعل کے قریب کرنے پر دلالت کرتے ہیں ۔اس لئے ان کو افعال مقاربہ کہتے ہیں ۔

سوال ''افعال رجاء'' کو رجاء کیوں کہتے ہیں؟

جواب رجاء مصدر ہے جس کا معنی ہے ''امید دلانا'' تو چونکہ یہ افعال بھی خبر کے واقع ہونے کی امید پر دلالت کرتے ہیں اس لئے ان اقوال کو رجاء کہتے ہیں ۔

سوال ''افعال شروع'' کو شروع کیوں کہتے ہیں؟

جواب شروع بھی مصدر ہے جس کا معنی ہے ۔''ابتداء کرنا'' تو چونکہ یہ افعال خبر کے شروع یعنی ابتداء پر دلالت کرتے ہیں اس لئے ان کو شروع کہتے ہیں ۔

سوال ''افعال قلوب'' کو قلوب کیوں کہتے ہیں؟

جواب قلوب قلب کی جمع ہے جس کا معنی ہے ''دل'' تو چونکہ یہ وہ افعال ہیں جن کا ادراک حسن باطن یعنی دل سے ہوتا ہے ۔ظاہری اعضاء کا ان کے ادراک میں کچھ دخل نہیں ہوتا اس لئے ان افعال کو افعال قلوب کہتے ہیں ۔

سوال ''افعال تحویل'' کو تحویل کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ باب تفعیل سے مصدر ہے ۔جس کا معنی ہے ''پھیرنا'' تو چونکہ یہ افعال کسی چیز کو اس کی حالت سے پھیرنے کیلئے آتے ہیں اس لئے ان کو افعال تحویل کہتے ہیں ۔

سوال ''حروف مشبہ بالفعل'' کو حروف مشبہ بالفعل کیوں کہتے ہیں؟

جواب کیونکہ یہ عمل میں معنی میں اور حروف میں فعل کے مشابہ ہیں فعل کا عمل دو طرح کا ہوتا ہے

۱) **اصلی:** تَقْدِیْمُ الْمَرْفُوْعِ عَلٰی الْمَنْصُوْبِ

۲) **فرعی:** تَقْدِیْمُ الْمَنْصُوْبِ عَلٰی الْمَرْفُوْعِ

اس لحاظ سے فعل مشبہ بہ اور حروف مشبہ اور قانون یہ ہے کہ مشبہ اصل ہوتا ہے اس لئے فعل کو عمل

اصلی اور حروف کو فرعی عمل دیا گیا ہے ۔لہذا ان کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہے ۔

اس کے علاوہ لفظی ،معنوی اور وزن میں مبنی بر فتحہ ہونے میں تعداد حروف میں ادغام اور عدم ادغام میں عمل میں اور نون وقایہ کے آنے میں یہ حروف فعل کے مشابہ ہیں اس لئے ان کو حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں ۔

سوال ان حروف مشبہ بالفعل کو حروف الافعال کہنا چاہیے جیسا کہ ان اسماء کو جو افعال کے مشابہ ہوتے ہیں اسماء الافعال کہا جاتا ہے؟

جواب اسماء الافعال کو اسماء الافعال اس لئے کہتے ہیں ان کو فعل کا معنی لازم ہوتا ہے ۔لیکن ان حروف کو فعل کا معنی لازم نہیں ہوتا بلکہ یہ کئی دوسرے معنی کیلئے بھی استعمال ہوتے ہیں سیاق سے افعال کے معانی کا پتہ چلتا ہے ۔

سوال حروف مشبہ بالفعل کے بعد اکثر ''ما'' کافہ آتا ہے اس کو کافہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ کَفَّ یَکُفُّ سے اسم فاعل ہے ۔جس کا معنی ہے ''روکنا'' تو چونکہ یہ 'ما' بھی حروف مشبہ بالفعل کو عمل کرنے سے روک دیتا ہے اس لئے ''ما'' کو کافہ کہتے ہیں ۔

سوال ''ما و لا'' کو مشابہ بلَیس کیوں کہتے ہیں؟

جواب ان کو مشابہ بلیس اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ معنی اور عمل میں لَیس کے مشابہ ہیں ۔

سوال ''مجرورات'' کو مجرورات کیوں کہتے ہیں؟

جواب مجرورات کو مجرورات اس لئے کہتے ہیں کہ حروف جارہ کا اثر ہوتے ہیں ۔

سوال ''اضافت معنوی'' کو اضافت معنوی کیوں کہتے ہیں؟

جواب اضافت معنوی کو اضافت معنوی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ امر معنوی کا فائدہ دیتی ہے اور وہ ہے مضاف کا تعریف یا تخصیص حاصل کرنا ۔

سوال ''اضافت معنوی'' کی تین قسمیں ہی کیوں ہیں؟

جواب اس لئے کہ مضاف الیہ تین حالتوں سے خالی نہیں ہوگا۔

۱)۔مضاف کیلئے ظرف ہوگا۔

۲)۔مضاف کی جنس سے ہوگا۔

۳)۔دونوں نہیں ہوگا۔

سوال ''اضافت لفظی'' کو اضافت لفظی کیوں کہتے ہیں؟

جواب اضافت لفظی کو اضافت لفظی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ امر لفظی کا فائدہ دیتی ہے اور تخفیف لفظی ہے یعنی لفظوں میں تخفیف کا فائدہ دیتی ہے۔

سوال ''تابع'' کو تابع کیوں کہتے ہیں؟

جواب بعض اسمائے معرب ایسے ہیں کہ جن کا اعراب براہِ راست عامل کی وجہ سے آتا ہے اور کبھی اعراب بالواسطہ آتا ہے ماقبل کے تابع ہونے کی وجہ سے تابع کہتے ہیں۔

سوال اسم فاعل کے عمل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ وہ حال یا استقبال کا معنی دے یہ شرط کیوں ضروری ہے؟

جواب یہ شرط اس لئے ہے کہ یہ فعل مضارع کی مشابہت کی وجہ سے عمل کرتا ہے اور مضارع حال یا استقبال کے معنی میں ہوتا ہے تو یہ بھی حال یا استقبال کے معنی میں ہوگا تب عمل کرے گا۔

سوال ضمیروں کو ضمیر کیوں کہتے ہیں؟

جواب مضمر کا معنی پوشیدہ ہے اسی لئے انسانی دل کو ضمیر کہا جاتا ہے کہ وہ جسم میں پوشیدہ ہے تو چونکہ ضمیریں بھی اکثر پوشیدہ ہوکر استعمال ہوتی ہیں اس لئے ان کو ضمیر کہتے ہیں۔

سوال ضمیریں مبنی کیوں ہوتی ہیں؟

جواب ضمائر اپنے مرجع کی طرف محتاج ہونے میں حرف کے ساتھ مشابہ ہیں جیسے حرف معنی کی ادائیگی میں کسی ضمیر کا محتاج ہوتا ہے اس طرح یہ بھی مرجع کی محتاج ہوتی ہے اس لئے مبنی ہے۔

سوال فِیْہِ، عَنْہُ، اِلَیْہِ، بِہٖ ان میں کبھی ضمیر پر ضمہ اور کبھی کسرہ آ رہا ہے حالانکہ ضمیریں تو مبنی ہوتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب ضمیر غائب سے قبل اگر کسرہ ہو تو مکسور اور اگر "ی" ساکنہ ہو تو مکسور اور مضموم دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ مکسور کی مثال عَلَیْہِ، عَلَیْھِن اور مضموم کی مثال عَلَیْہُ اللہ، وَمَا اَنْسَانِیْہُ اور اگر ضمیر غائب سے قبل "ی" کے علاوہ حرف ساکن ہو یا حرف مضموم پڑھیں گے۔

جیسے عَنْہُ، قِلْتَہُ، سُبْحَانَہُ، اِیَّاہُ وغیرہ۔

سوال ضمیروں کی گردان متکلم سے کیوں شروع ہوتی ہے؟

جواب اس لئے کہ ضمیریں معرفہ ہیں اور سب سے اعرف المعارف ضمیر وہ متکلم کی ہے اس کے بعد مخاطب کی اور اس کے بعد غائب کی۔ اس وجہ سے ضمیروں کی گردان میں پہلے متکلم پھر مخاطب پھر غائب ضمیریں آتی ہیں۔

نوٹ: سب سے زیادہ معرفہ لفظ اللہ ہے پھر انا ضمیر ہے۔

سوال ضمیر مجرور منفصل کیوں نہیں آتی؟

جواب ضمیر مجرور منفصل اس لئے نہیں آتی کہ یہ حرف جر کا اثر ہوتی ہے اگر منفصل لانا جائز ہو تو اثر کا مؤثر سے مقدم ہونا لازم آئے گا کیونکہ منفصل ضمیر اپنے عامل مقدم بھی آ سکتی ہے۔

سوال اسمائے اشارہ مبنی کیوں ہوتے ہیں؟

جواب ان کے مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسم اشارہ اپنا معنی بتلانے کیلئے اشارہ حسیہ کا محتاج ہوتا ہے، جیسے حرف محتاج ہوتا ہے۔

سوال "اسمائے موصولہ" کو موصولہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب یہ وصل سے اسم مفعول ہے جس کا معنی ملا تا ہوا۔ یعنی یہ صلہ کے ساتھ مل کر معنی دیتا ہے۔

سوال اسمائے موصولہ مبنی کیوں ہوتے ہیں؟

جواب اس لئے کہ یہ اپنا معنی بتلانے کیلئے صلہ کے محتاج ہوتے ہیں تو حرف کے ساتھ احتیاج میں مشابہ ہو گئے۔

سوال "اسمائے افعال" کو اسمائے افعال کیوں کہتے ہیں؟

جواب اسمائے افعال کو اسمائے افعال اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ہوتے اسم ہیں اور معنی فعل کا دیتے ہیں لیکن علامت فعل کو قبول نہیں کرتے۔

سوال "اسمائے افعال مبنی" کیوں ہوتے ہیں؟

جواب ان کے مبنی ہونے کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔

۱)۔ان میں سے بعض کی وضع حروف کی مانند ہے باقی الفاظ کو ان پر محمول کیا گیا ہے۔

۲)۔جو اسم جس فعل کے معنی میں ہے وہ اس کے مشابہ ہے یعنی جو فعل ماضی کے معنی میں ہے وہ فعل ماضی کے مشابہ ہے اور جو امر کے معنی میں ہے وہ فعل امر کے مشابہ ہے اور جو مضارع کے معنی میں ہے وہ یا تو تام بلا ماضی ہے جیسے اَتَضَجَّرُ بمعنی تَضَجَّرْتُ اور مضارع کے ساتھ اس لئے تعبیر کیا گیا کہ یہاں انشاء مراد ہے اخبار مراد نہیں اور انشاء کو فعل مضارع حال کے ساتھ تعبیر کرنا اولی ہے۔یا اکثر حکم اللہ کے تحت ان کو بھی مبنیات میں شامل کر دیا گیا ہے۔

سوال ہم معرفہ نکرہ میں معرفہ کی قسمیں بیان کرتے ہیں نکرہ کی نہیں کرتے مذکر مؤنث میں سے مؤنث کی بیان کرتے ہیں مذکر کی نہیں کرتے واحد جمع میں سے جمع کی قسمیں بیان کرتے ہیں واحد کی نہیں کرتے اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب جن کی ہم قسمیں بیان نہیں کرتے وہ اصل ہیں اور جن کی قسمیں بیان کرتے ہیں وہ فرع ہیں۔فرع کی تقسیم توضیح وغیرہ ہوتی ہے لیکن اصل کی نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ شریعت نے بیٹے کی وراثت میں اس کا معین حصہ مقرر نہیں کیا۔

سوال اسمائے شرط مبنی کیوں ہوتے ہیں؟

جواب اسمائے شرط کے مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ معنی میں اِن حرف شرط کے مشابہ ہیں۔

سوال اسمائے استفہام مبنی کیوں ہوتے ہیں؟

جواب مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ معنی میں ہمزہ حرف استفہام کے مشابہ ہیں۔

سوال "فعل ماضی" کو ماضی کیوں کہتے ہیں؟

جواب ماضی کا مطلب ہے "گزرا ہوا" تو چونکہ اس فعل میں بھی گزرا ہوا زمانہ پایا جاتا ہے اس لئے اسے فعل ماضی کہتے ہیں۔

سوال "فعل مضارع" کو مضارع کیوں کہتے ہیں؟

جواب مضارع کا معنی ہے مشابہ ہونے والا اور مضارع اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے یہ مشابہت پانچ طرح سے ہوتی ہے۔

۱۔تعداد میں ۲۔حرکات وسکنات میں ۳۔معنی میں

۴۔زمانہ میں ۵۔لام تاکید داخل ہونے میں

سوال "فعل امر" کو امر کیوں کہتے ہیں؟

جواب اَمَرَ یَأْمُرُ سے مصدر ہے جس کا معنی ہے حکم دینا تو چونکہ اس فعل میں کسی کام کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اس لئے اسے فعل امر کہتے ہیں۔

سوال فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟

جواب اس لئے کہ یہ لفظی (تعداد حروف اور حرکات وسکنات) اور معنوی (زمانہ حال استقبال) کے اعتبار سے اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے جیسے یَضْرِبُ ضَارِبٌ

سوال "حرف" کو حرف کیوں کہتے ہیں؟

جواب حرف کا نام حرف اس لئے رکھا گیا ہے کہ حرف کا معنی ہے کنارہ چونکہ حرف بھی کلام کی ایک طرف میں واقع ہوتا ہے اس لئے اس کا نام حرف رکھا گیا ہے۔طرف کا معنی ہے کہ یہ کلام میں مسند

اور مسند الیہ کی طرح مقصود بالذات نہیں ہوتا۔

سوال اسباب منع صرف میں عدل اور وزن فعل ایک کلمہ میں کیوں جمع نہیں ہو سکتے؟

جواب اسباب منع صرف میں عدل اور وزن فعل ایک کلمہ میں اس لئے جمع نہیں ہو سکتے کہ وزن فعل قیاسی ہیں اور وزن عدل سماعی ہیں۔

تمت بالخیر

ضیاء گرافکس 168/9.L (چیچہ وطنی) 0302-9551434